المعتمد المستند

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

حاشیہ المعتقد المنتقد

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ

مصنف: شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

مترجم

حضور تاج الشریعۃ حضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعتقد المنتقد

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول قادری عثمانی بدایونی

المعتمد المستند

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی

مترجم

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی ازہری بریلوی مدظلہ العالی

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 11

نام کتاب: المعتقد المنتقد

مصنف: علامہ شاہ فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

حاشیہ: المعتمد المستند

محشی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

مترجم: تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں الازہری مدظلہ

تصحیح: مولانا مفتی محمد قاضی شہید عالم مدرس جامعہ نوریہ بریلی

ضخامت: 352

طبع اول: 1428ھ/2007ء

(المجمع الرضوی، بریلی، یوپی)

طبع دوم: 1428ھ/2007ء

تعداد: 1100

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

فون: 021-4219324

ای میل: barkatulmadina@yahoo.com

پر جو اللہ کی مراد ہے (یعنی ان کلمات سے اللہ کی جو مراد ہے اسے حق جانتے ہیں اور کیا مراد ہیں اس کا علم اللہ تعالی کو تفویض کرتے ہیں) یا تاویل کرتے ہیں یعنی ظاہری معنیٰ سے اس کو پھیرتے ہیں (اور یہ خلف کا مذہب ہے)۔

ماتریدیہ نے فرمایا متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اس دار فانی میں اس کی مراد کی معرفت کی امید نہیں ورنہ ضرور اس کی مراد معلوم ہو چکی ہوتی" پھر یہ حکم ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا دوسرے لوگوں کے حق میں ہے جیسا کہ فخر الاسلام نے فرمایا کہ یہ ہمارے حق میں ہے اس لئے کہ متشابہات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم تھے ایسا ہی کنز میں ہے،، اور متشابہات کے سوا نصوص اپنے ظاہری معنیٰ پر محمول ہونگی جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس سے نہ پھیرے۔

فائدہ: یہ فصل جہت اور مکان کے قائلین کے تمسک کے جواب پر تنبیہ کے لئے ہے، ابن ابی الشریف نے فرمایا اس تمسک کا ایک اجمالی جواب دیا گیا، اور وہی تفصیلی جوابوں کا مقدمہ ہے وہ اجمالی جواب یہ ہے کہ شریعت تو عقل سے ثابت ہے اس لئے کہ شریعت کا ثبوت اس بات پر موقوف ہے کہ معجزہ پیغمبر کی سچائی پر دلالت کرے اور معجزے کی یہ دلالت عقل ہی سے ثابت ہے اب اگر شریعت ایسی بات لائے جو عقل کو جھٹلائے حالانکہ عقل شریعت کی دلیل ہے تو شریعت اور عقل دونوں ایک ساتھ باطل ہو جائیں گے۔

جب یہ طے ہو لیا اب ہم کہتے ہیں، ہر وہ لفظ جو شریعت میں وارد ہو جس میں

گمراہی، ہم اپنے رب کی رحمت کا دامن تھامے ہوئے اس سے بصیرت طلب کرتے ہیں اور لغزشوں کی جگہوں اور گمراہی کے گڑھوں سے پناہ چاہتے ہیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پناہ دینے والا برتر ہے ہم اپنے رب کے دامن رحمت کی پناہ چاہتے ہیں گمراہی کے گڑھوں اور لغزشوں کی جگہوں سے۔ ۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ کی پاکیزہ ذات کی طرف کسی حکم کی نسبت ہو یا وہ اس کا اسم یا صفت گمان کیا جا تا ہو اور وہ عقل کے مخالف ہو، اور ایسے لفظ کو متشابہ کہا جاتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ لفظ متواتر ہوگا یا بطریق احاد منقول ہوگا۔ اور خبر واحد اگر ایسی نص ہو کہ اس میں تاویل کا احتمال نہیں، تو ہم اس کے ناقل کے جھوٹ یا بھول یا اس کی غلطی کا یقین کریں گے اور اگر ظاہر ہو تو اس لفظ کا ظاہر معنی مراد نہ ہوگا۔ اور اگر وہ لفظ متواتر ہو تو یہ متصور نہیں کہ وہ ایسی نص ہو جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو بلکہ لامحالہ ظاہر ہوگا۔

اور اس صورت میں ہم کہتے ہیں کہ ایسے معنی کا احتمال جس کی نفی عقل کرتی ہو وہ متواتر سے مراد نہ ہوگا، پھر اگر اس معنی کے منتفی ہونے کے بعد کوئی ایک احتمال باقی رہے (عقل جس کی نفی نہ کرتی ہو) یہ متعین ہوگا کہ وہی بحکم حال مراد ہے اور اگر دو یا زیادہ احتمال باقی رہیں تو اس سے خالی نہیں ہوگا کہ یا تو ان پہلوؤں میں سے ایک پر کوئی یقینی دلیل دلالت کریگی یا دلالت نہ کریگی اب اگر یقینی دلیل کسی پہلو پر دلالت کرے تو اسی پر محمول ہوگا اور اگر دلیل قطعی کسی معنی کی تعین پر دلالت نہ کرے تو کیا نظر و فکر کے ذریعۂ عقائد سے خلط کو دفع کرنے کے لئے تعیین کی جائے گی یا اسماء و صفات میں الحاد کے ڈر سے تعیین نہ کریں گے۔ پہلا مذہب متاخرین کا ہے اور دوسرا مذہب سلف کا ہے۔

اور ابن الہمام نے اس آیت کا جس میں استوی وارد ہوا۔ جواب یہ دیا کہ ہم ایمان لاتے ہیں اس پر کہ اللہ تبارک وتعالی نے عرش پر استوی فرمایا اس عقیدے کے ساتھ کہ یہ استوی اجسام کے استوی کی طرح مکان میں ہونے اور چھونے اور ان کے محاذی ہونے میں نہیں ہے اس لئے کہ قطعی دلیلیں ان باتوں کے خدا کے حق میں محال ہونے پر قائم ہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کے

لئے اس معنی پر استویٰ ثابت ہے جو اس کے لائق ہے اس معنی کو وہی جانتا ہے جیسا کہ اس پر متشابہ کے معاملے میں سلف چلے کہ اللہ کو اس سے منزہ جانا جو اس کی جلالت کے شایان نہیں اسی کے ساتھ اس متشابہ کے معنیٰ کا علم جناب باری کو تفویض کیا۔

اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ نے عرش پر استویٰ فرمایا نفی تشبیہ کے اعتقاد کے ساتھ اب رہا یہ معنی مراد ہونا کہ یہ استویٰ باری تعالیٰ کا عرش پر استیلاء ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے جو مراد لی جا سکتی ہے اس لئے کہ بعینہٖ اس معنی کے مراد ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہمارے اوپر واجب وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اگر عام لوگوں پر یہ اندیشہ ہو کہ استویٰ اگر بمعنی استیلاء نہ ہو تو وہ استویٰ کو اتصال اور اس جیسے لوازم جسمیت کے بغیر نہیں سمجھیں گے اور اس اتصال و لوازم جسمیت کی نفی نہ کریں گے تو اس میں حرج نہیں کہ ان کے فہم کو استیلاء کی طرف پھیر دیا جائے اس لئے کہ استویٰ کا اطلاق اور اس معنی کا مراد ہونا ثابت ہے:

قد استویٰ بشر علی العراق
من غیر سیف و دم مھراق

ایک انسان نے عراق پر استویٰ (قبضہ)
کیا بغیر تلوار اور خونریزی کے۔

اور یوں ہی اللہ کے حق میں کسی شی کا واجب ہونا محال ہے اس میں معتزلہ کا اختلاف ہے کہ انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ پر چند امور واجب کئے، جن میں سے طاعت پر لطف و ثواب دینا اور گناہ پر عذاب دینا اور بندوں کے لئے زیادہ مصلحت والے کام کی رعایت کرنا اور تکلیف کا معاوضہ دینا اور معتزلہ اس واجب